یا اللہ
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رمضان مبارک
ماہنامہ
فیضِ عالم
بہاولپور۔پاکستان
بافیضانِ نظر :
قبلہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی نور اللہ مرقدہ
مدیر اعلیٰ
صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی عطاء الرسول اُویسی رضوی مدظلہ العالی
مدیر
صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی
مقام اشاعت: دار العلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ
(سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ﷺ

☆فیضِ عالم جون ۲۰۱۸ء

رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ ☆

(جلد نمبر ۲۹)(شمارہ نمبر ۹)

مدیر اعلیٰ

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی عطاء الرسول اُویسی رضوی مدظلہ العالی

مدیر

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

نوٹ: اگر اس رسالہ میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

faizahmedowaisi011@gmail.com admin@faizahmedowaisi.com

www.faizahmedowaisi.com

سرفہرست　　　　صفحہ نمبر

﴿جامعہ اویسیہ رضویہ بھاولپور حضورفیض ملت مفسراعظم پاکستان کی عظیم علمی یادگار ہے﴾

علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ کا یہ ادارہ گذشتہ نصف صدی سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیرات تقسیم کررہا ہے۔ادارہ میں علوم اسلامیہ،عربیہ قدیم وجدید علوم پڑھائے جارہے ہیں۔طلباء کونماز باجماعت کے ساتھ ذکر و اذکار کی پابندی کرائی جاتی ہے۔اس وقت سینکڑوں طلباء وطالبات کی تعلیم وتربیت کے لیے ماہرین اساتذہ تدریس فرمارہے۔ٹیوٹر کے زیراہتمام فنی تعلیم مثلاً کمپیوٹر،موبائل،الیکٹرک کے شعبہ جات کا اہتمام بھی ہے۔

طالبات کے لیے شعبہ ناظرہ،حفظ،تجوید،درس نظامی کا علیحدہ باپردہ کلاس کا انتظام ہے۔اس ادارہ کے فضلاء دنیا کے بیشتر مما لک میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں جن کا باقاعدہ ریکارڈ ادارہ میں موجود ہے۔ادارہ کا ماہانہ خرچہ لاکھوں روپے ہے۔

ادارہ کے ملحق اہلسنت کی عظیم جامع سیرانی مسجد ہے جس کی تعمیر تو تین منزلیں مکمل ہوئیں جہاں ہزاروں نمازیوں کے لئے باجماعت نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔جبکہ گنبد خضریٰ شریف کی نسبت سے مسجد شریف کا گنبد جگ مگ کرکے اہلِ ایمان کو یاد مدینہ کا خوبصورت منظر پیش کررہا ہے۔

آپ سے گذارش ہے کہ اپنے صدقات وزکوٰۃ اور عطیات میں جامعہ ہذا میں زیرِ تعلیم طلباء/طالبات کوضرور یاد رکھیں آپ کی تھوڑی سی توجہ سے دینِ اسلام کی ترویج واشاعت کا بہت بڑا کام ہوسکتا ہے۔

عطیات آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام: جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور مسلم کمرشل بنک عیدگاہ برانچ بہاولپور اکاونٹ نمبر: 1136-01-02-1328-2۔

والسلام: محمد فیاض احمد اویسی (دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پنجاب)

ضروری اطلاع : آئندہ شمارہ میں حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے سالانہ عرس مبارک کی تفصیلات اور آپ کی سوانح حیات پر خصوصی مضامین شائع ہونگے۔انشاءاللہ تعالیٰ ۵ جولائی کے بعد آپ کو رسالہ پوسٹ کیا جائے گا۔قارئین کرام نوٹ فرمالیں۔(ادارہ)۔

﴿تلاوتِ قرآن ایک حرف پر دس نیکیاں﴾

رمضان المبارک نزول قرآن کا مہینہ ہے۔اس میں مسلمانوں کا ذوق تلاوت کئی گنا ہو جاتا ہے۔حدیث پاک میں ہے کہ جو قرآن پاک کا ایک حرف پڑھے گا اس کو دس نیکیاں ملیں گی ،دس درجے بلند ہونگے اور دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے،مثلاً سورۃ فاتحہ کے ایک سو چالیس حُروف ہیں جو اِس کو ایک مرتبہ پڑھے اُس کو ۱۴۰ x ۱۰ =۱۴۰۰ چودہ سو نیکیاں ملیں گی ،چودہ سو درجے بلند ہوں گے اور چودہ سو گناہ مٹیں گے۔۱۴۰۰ x ۳ = ۴۲۰۰ اب کل بیالیس سو نیکیاں من وجہ صرف ایک مرتبہ پڑھنے سے ہوگئیں۔دن رات کی پانچ نمازیں فرض ہیں جن کی کل تعداد رکعت (فجر کی چار،ظہر کی بارہ،عصر کی آٹھ،مغرب کی سات،عشاء کی سترہ) اڑتالیس ہے۔ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے یعنی چوبیس گھنٹوں میں اڑتالیس مرتبہ پڑھنا ہے۔ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب بیالیس سو نیکیاں بنی تھیں تو ۴۲۰۰ x ۴۸ = ۲۰۱۶۰۰ کل نیکیاں دو لاکھ سولہ سو ہوگئیں۔یہ تو پانچ نمازوں میں صرف سورۃ فاتحہ کا ثواب ہے اگر ثنا ،تعوذ ،تسمیہ سورہ ملانے کا تکبیرات وغیرہ کا ثواب ملایا جائے تو کتنا ثواب جمع ہو جائے گا۔ادھر یہ حالت کہ کسی کا دس بیس ہزار روپیہ ضائع ہو جائے تو انسان پریشان ہو جاتا ہے۔بیمار ہو جاتا ہے حتیٰ کہ ہارٹ اٹیک ہو جاتا ہے۔یہاں لاکھوں نیکیاں روزانہ ضائع ہو جاتی ہیں،اٹیک کیوں نہیں ہوتا؟ان نیکیوں کی قیمت کا اندازہ تو آخرت میں لگے گا جب صرف ایک نیکی کی ضرورت پڑے گی۔اللہ تعالیٰ انسان کو فرمائے گا اگر ایک نیکی تجھ کو کوئی دے دے تو تیری بخشش ہو جائے گی۔وہ نیکی لینے کے لئے اپنی ماں کے پاس باپ کے پاس بہن بھائیوں کے پاس جائے گا لیکن کہیں سے بھی ایک نیکی نہ ملے گی تو اس وقت قرآن کی عظمت کا پتہ چلے گا۔

(حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کے رسالہ ''قرآنی آیات میں گفتگو'' سے اکتساب)

﴿جود و سخا اور کرم و عطا کا موسم﴾

خیر و برکت، بخشش و مغفرت، جود و سخا اور کرم و عطا کا موسم شہرِ رمضان کی آمد آمد ہے، بلاد عرب سمیت مغربی ممالک میں بڑی بڑی مارکیٹوں اور دکانوں میں بالخصوص اشیائے خورد و نوش کے سامان پر خصوصی ڈسکاؤنٹس دیے جا رہے ہیں، قیمتیں کم کی جا رہی ہیں۔آپ بھی کوشش کیجیے کہ اپنے کاروبار میں مروجہ نفع تھوڑا کم کرلیں، اس ماہ مبارک میں دوسرے مسلمانوں کی زندگی آسان کریں، اور اپنے آس پاس موجود غریب مسلمانوں کے سحر و افطار کا انتظام کریں اور ان کے قیام و طعام میں ان کی مدد کریں۔رب تعالیٰ تک پہنچنے کا سب سے آسان و مقبول طریقہ یہی ہے کہ اہلِ ایمان کی مدد کی جائے۔جزاکم اللہ خیرا۔

کتبہ۔افتخار الحسن رضوی

﴿روزہ کی افطاری اور کھجور﴾

خصوصی مضمون؛ مفسر اعظم پاکستان فیض ملت علامہ الحاج محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

رمضان المبارک اپنی لاکھوں برکات کے ساتھ ہمارے درمیان تشریف ہے۔ آپ اپنے دامن میں اس کی برکتیں اور رحمتیں سمیٹنے میں لگے ہونگے۔ کئی قسمت کے سکندر ماہ صیام میں گنبد خضراء شریف کے مقدس سائے میں سحر و افطار کی لذت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ افطار کے وقت مسجد نبوی شریف میں ہزاروں دستر خوانوں پر لاکھوں لوگ مختلف انواع و اقسام کی مدنی کھجوروں سے روزہ افطار کرتے ہیں۔ خدا کرے، ہم سب مدینے چلیں وہ نورانی منظر دیکھ کر اپنے دل کی دنیا محبت محبوب مدینہ سے آباد کریں۔ ''کھجور اور روزہ'' کے حوالہ سے حضور مفسرِ اعظم پاکستان فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کی تحریر آپ ضرور پڑھیں۔ دیگر احباب کو پڑھائیں یقیناً بہت فائدہ ہوگا۔ (ادارہ)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم علیٰ آلہٖ و اصحابہ اجمعین اماّ بعد!

زمانہ جوں جوں سائنس کے میدان میں ترقی کے مدارج طے کرتا جائے گا توں توں اسلام کے نظام عبادات کی عظمتوں کا اعتراف بھی ہوتا جائے گا۔ یہ صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ اسلام کے نظام عبادات کا کوئی حکم ایسا نہیں جو انسان کی فطرت، مزاج ،طبیعت اور اس کی جسمانی و روحانی ضروریات کے منافی ہو۔ ہر حکم میں کسی نہ کسی انداز میں روحانی فوائد کے علاوہ جسمانی فوائد بھی مضمر ہیں اور بعض اوقات انہیں جسمانی فوائد کے اعتبار سے ان پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ امر اپنی جگہ باعث تاسف ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین ،ارشادات اور احکامات کی حکمتوں اور فوائد کو اس انداز سے اجاگر کرنا چاہیے تھا کہ جس سے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ غیر مسلموں کو بھی اسلام کے احکامات کی حقانیت پر ایمان لانے اور ایقان حاصل ہونے کے مواقع میسر آئے۔ بہرحال کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک سائنسدان اپنی تحقیق کے سلسلے میں تجربات کی بھٹی سے گزر رہا ہوتا ہے کہ دورانِ تحقیق ایسا نکتہ سامنے آجاتا ہے جس سے اسلام کے کسی نہ کسی حکم کی حقانیت اجاگر ہو جاتی ہے۔ یا جب وہ تجربات سے نکل کر حاصل شدہ نتائج کو مجمع کرتا ہے تو ان نتائج ہی میں اسلام کے کسی نہ کسی حکم کی سچائی سامنے آ کر اپنی صداقت کا مظہر بن جاتی ہے اور یوں بلا ارادہ اسلام کے احکامات کی صداقت کا سامان مہیا ہو جاتا ہے۔ روزہ کا حکم بھی خالق کائنات کے احکامات میں سے ایک حکم ہے جس کا دورانیہ موسم کی تبدیلیوں کی بنا پر عمومی طور پر ۱۲ گھنٹے سے ۱۵ گھنٹے پر مشتمل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس دورانیہ میں کھانے پینے سے مکمل اجتناب کے نتیجہ میں بظاہر کمزوری کے آثار پیدا ہوتے ہیں اور ظاہری کمزوری کے تدارک کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو تعلیم عطا فرمائی ہے اس میں مکمل طور پر ظاہری کمزوری کی تلافی بھی موجود ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

''جسے کھجور میسر ہو وہ اس سے روزہ افطار کرے اور جسے نہ ملے وہ پانی سے روزہ کھول لے کیونکہ وہ بھی پاک ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو آدمی روزہ رکھتے ہوئے باطل کلام نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں۔ رمضان المبارک کا ماہ مکرم اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہر اس غلط کام کو ترک کر دیا جائے جو کہ منہیات سے ہو خصوصاً لڑائی جھگڑا، چغل خوری، جھوٹ، لوگوں پر ظلم، وقت کا ضیاع وغیرہ یہ ماہ شاید پھر دیکھنا نصیب نہ ہو اس لیے اس ماہ کی برکات سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھایا جانا چاہیے۔ (بتوفیق اللہ و عونہ)

میڈیکل سائنس میں غور و فکر اور تجربات کرنے والوں نے کھجور کا جب کیمیائی تجزیہ کیا تو یہ امر واضح ہو گیا کہ کھجور کے اندر ایسی معتدل اور جامع اشیاء موجود ہیں جو روزہ سے واقع ہونے والی جسمانی کمی کو نہ صرف پورا کرتی ہیں بلکہ کئی اعتبار سے توانائی بھی مہیا کرتی ہیں۔ کھجور کے کیمیائی تجزیہ کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ عام طور پر کھجور میں مندرجہ ذیل مقدار کے مطابق یہ اشیاء موجود ہوتی ہیں۔

۱۔ لوہا۔Iron۔ 1.61

۲۔ چاندی۔Sodium۔4.7

۳۔ چونا۔Calcium۔97.9

۴۔ کاربوہائیڈر۔Corbohidrates۔24.0

۵۔ پوٹاشیم۔Potassium۔754.0

۶۔ گندھک۔Sulphur۔51.6

۷۔ پروٹین۔Protines۔2.0

۸۔ میگنیشیم۔Megnesium۔58.9

۹۔ کلورین۔Chlorine۔290.0

۱۰۔ کیلوریز۔Calories۔2.0

۱۱۔ تانبا۔Copper۔0.21

۱۲۔ فاسفورس۔Phosphorus۔628.0

ان کے علاوہ روغن (FATS) اور جوہر (Peroxides) بھی موجود ہوتا ہے۔ چونکہ سحری کے وقت سے لے کر شام افطاری کے وقت تک نہ کھایا جاتا ہے اور نہ ہی کچھ پیا جاتا ہے اس لیے جسم کی کیلوریز یا جسم کے حرارے آہستہ آہستہ کم ہوتے جاتے ہیں جس کمی کو کھجور پورا کرتی ہے۔ جسم کو اعتدال پر لے آتی ہے جس کی بنا پر جسم میں توانائی پیدا ہو جاتی ہے اور جسم بعض متعدد امراض سے محفوظ ہو جاتا ہے، اور اسطرح جسم کی حفاظت میں کھجور اہم کردار ادا کرتی ہے۔ خاص کر وہ حضرات جو بلڈ پریشر کی کمی کا یا فالج یا لقوہ یا سر کے چکر آنے کے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے لیے کھجور بہترین غذا ثابت ہوتی ہے۔ بعض افراد جسم میں خشکی محسوس کرتے ہیں تو

روزہ داروں کے لئے حکماء اور اطباء کھجور کے استعمال کو بہتر غذا شمار کرتے ہیں اس میں ایسا اعتدال پایا جاتا ہے جو روزہ دار کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

اسی طرح بعض اوقات غذائیت کی کمی کی بنا پر خون میں کمی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کی بنا پر روزہ کھولنے کے وقت ایسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کمی کی تلافی کر سکے تو اس کے لئے کھجور سے بہتر کوئی اور چیز نہیں ہے۔ کیونکہ کھجور میں اللہ تعالیٰ نے لوہے اور فولاد کی طاقت وقوت عطا فرمائی ہوئی ہے جو ایسے مریضوں کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ روزہ رکھنے کی بنا پر پیاس محسوس ہوتی ہے اور اگر روزہ کھولنے کے وقت فوراً بہت سرد پانی استعمال کیا جائے تو اس کے نتیجے میں جسم میں بخارات یا تبخیر یا معدے میں گیس، جگر میں ورم(LIVERINFLMATION) پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے افطاری کے وقت اگر کھجور استعمال کی جائے تو ٹھنڈے پانی کے ملنے کے باوجود اس کے مضر اثرات سے بچا جا سکتا ہے۔

کھجور صرف روزہ افطار کرنے میں ہی مفید نہیں بلکہ اس کے اور بھی بہت سارے فوائد (فقیر کا اس پر مستقل رسالہ ''کھجور کے فوائد'' مطبوعہ ہے تفصیل اس دیکھیں)۔ چند طبی فوائد یہاں عرض کیئے دیتا ہوں تاکہ اہلِ اسلام کھجور اپنے کھانے میں شامل رکھیں اور بہت سارے امراض سے محفوظ رہیں۔ اطباء کی تحقیق کی مطابق کھجور بہترین اور مقوی غذا ہے۔

چند چیزیں ایسی ہیں جو کم مقدار کے باوجود جسم کو طاقت اور حرارت فراہم کرنے میں کھجور جیسی ہوں۔ لیکن کھجور کو اس اعتبار سے برتری حاصل ہے کہ یہ جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ کھجور کی غذائی اہمیت کا انداز تو فقیر نے اوپر دیئے گئے جدول میں عرض کر دیا ہے۔

کھجور جسم کو طاقت دینے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی : کھجور بطور خاص، دل، دماغ اعصاب اور معدے کے لیے بہت زیادہ تقویت کا باعث ہے۔ جنسی اعتبار سے کمزور افراد کو طاقتور بنانے میں بہت معاون ثابت ہوتی ہے۔ جسمانی طور پر کمزور حضرات کے لیے کھجور کا استعمال بہت مفید ہے جو لوگ سُکے پتلے ہوں یا جن کا وزن کم ہو جنہیں سردی زیادہ لگتی ہو انہیں چاہیے کہ وہ کھجور پابندی کے ساتھ کھایا کریں طریقہ استعمال یہ ہے کہ وہ پانچ عدد کھجوریں رات کو نیم گرم دودھ میں بھگو دیں اور صبح دودھ کو خوب جوش دیکر کھجوریں کھالیں اور اوپر سے دودھ پی لیں یہ طریقہ صبح وشام بھی کیا جا سکتا ہے۔ جنسی اعتبار سے کمزور افراد تقویت حاصل کرنے کے لیے اسی طریقہ سے چھوہارے دودھ میں جوش دیکر استعمال کریں اور دودھ پی لیں مزید طبی نسخہ جات فقیر کی کتاب ''جوانی کی بربادی'' میں ملاحظہ کریں۔

کھجور ہی وہ پھل ہے جو مردوں، عورتوں، بچوں، بڑھوڑں، جوانوں کے لیے یکساں مفید ہے اسے بلاخوف وخطرہ استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن اعتدال ضروری ہے۔ ''خواتین کی بعض زنانہ تکالیف کے ازالہ کے لیے اطباء کھجور تجویز کرتے ہیں۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک عورتوں کے ایام کی تکلیف اور شدت کے لیے پکی ہوئی کھجور سے بہتر کوئی چیز نہیں'' کھجور ولادت کے عمل میں بھی مدد دیتی ہے۔ بچے کی پیدائش میں اگر دشواری ہو رہی ہو تو کھجور کے سات دانے دودھ کے ہمراہ استعمال کی

جائیں۔اس طرح بآسانی ولادت کا عمل ہوجائے گا۔نومولود بچوں کے ساتھ ایک اہم مسئلہ ماں کے دودھ کی فراہمی ہے بعض خواتین کا دودھ اپنے بچوں کے لیے ناکافی ہوتا ہے بچہ بھوکا رہ جاتا ہے۔ایسی ماؤں کے لیے دودھ کے ساتھ کھجور کا استعمال بیحد مفید ہے کھجور دودھ پیدا کرنے والے خلیات کی پرورش کر کے انہیں فعال بناتی ہے۔''دل کے جملہ امراض کے لیے کھجور بہت مفید ہے''۔

حدیث پاک میں ہے کہ ایک صحابی کو سینے میں درد اٹھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ پاک کی عجوہ کھجور کے بارہ دانے گٹھلیوں سمیت پیس کر استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی اس طرح ان کے سینے کا درد ختم ہوگیا۔جدید میڈیکل کے بعد پتہ چلا ہے کہ کھجور میں پائے جانے والے معدنی نمکیات حرکت قلب کو منظم رکھتے ہیں۔

ماہرین امراض قلب کا کہنا ہے کہ دل کے سکڑنے اور پھیلنے میں کیلشیم کا بڑا عمل دخل ہے اگر روانہ پانچ رسات دانے کھجور کے استعمال کر لئے جائیں تو یہ سارا دن ہمارے جسم کی کیلشیم کی ضرورت پوری کر دیں گے۔

آہ حضرت جام الحاج الٰہی بخش اویسی: ہمارے بڑے تایا ابو (حضور فیضِ ملت محدث بہاولپوری علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ کے بڑے بھائی) حضرت جام الحاج الٰہی بخش اویسی ۱۲ رشعبان المعظم ۱۴۳۹ھ 29 راپریل 2018ء اتوار کو انتقال فرما گئے۔ان کی نماز جنازہ شام 4 بجے زرعی ورکشاپ نزد نیو سبزی منڈی بہاولپور میں ادا کی گئی۔جبکہ ہمارے آبائی گاؤں بستی حامد آباد ضلع رحیم یارخان کے قبرستان میں تدفین عمل آئی۔ان کے ایصال الثواب کے لیے بستی حامد آباد اور 4 مئی جمعۃ المبارک جامعہ اویسیہ رضویہ، سیرانی مسجد۔بہاولپور محافل کا انعقاد ہو۔احباب سے ان کے رفع درجات کی دعا کی اپیل ہے۔

سوگواران حافظ ماجد حسین اویسی (بیٹا)، محمد عطاء الرسول اویسی، محمد فیاض احمد اویسی، محمد ریاض احمد اویسی و جملہ خانوادہ اویسیہ۔

☆ حاجی نذر حسین سعیدی (نزد سیرانی مسجد بہاولپور) کے جواں سال بھانجے عبدالخالق (چک ۲۶ بی سی) فوت ہوئے۔

☆ محترم حافظ غلام یٰسین بھٹی (نزد انوار مدینہ مسجد شاہدرہ بہاولپور) اللہ کو پیارے ہوئے۔(اناللہ وانا الیہ راجعون)۔

قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔(ادارہ)

﴿رمضان المبارک کے اہم واقعات اور آخری عشرہ﴾

یوں تو رمضان المبارک کا لمحہ لمحہ یادگار ہے لیکن کچھ ایسے واقعات ہیں جو تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ یاد رکھے گئے ہیں۔چند ایک کا ذکر قارئین کرام کے ذوقِ مطالعہ کے لیے حاضر ہیں:

☆ ایک تحقیق کے مطابق اس ماہ کی تین تاریخ کو جدالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے نازل ہوئے۔

☆ ٦ رکو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات۔☆ ۱۳ رکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل۔☆ ۱۸ رکو حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور۔نازل ہوئیں۔☆ ۲۱ رکو امام الانبیاء علیہ التحیہ والثناء پر قرآن مجید نازل ہوا۔☆ اسی طرح کی ۲۱/۲۳/۲۵/۲۷/۲۹ کی راتوں میں کوئی رات لیلۃ

القدر شریف۔ ☆ یکم رمضان المبارک ۱ھ کو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

☆ بعض روایات کے مطابق رمضان المبارک ۲ھ کو بوقت ظہر مدینہ منورہ میں تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا۔

☆ ۱۵ رمضان المبارک ۳ھ کو مدینہ منورہ میں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں امام عالی مقام سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ☆ رمضان المبارک ۴ھ کو مدینہ منورہ میں شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا۔ ☆ ۲۰ رمضان المبارک ۸ھ کو فتح مکہ ہوا۔ حق آیا باطل مٹ گیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ معظمہ کو بتوں سے پاک فرمایا۔

☆ رمضان المبارک ۹ھ کو آیت ربواء (سود کی حرمت) نازل ہوئی۔ ☆ اسی ماہ ۱۰ھ میں غزوہ تبوک پیش آیا۔

☆ اسی ماہ ۲۶ھ کو مسجد نبوی شریف کی توسیع ہوئی۔ ☆ اسی ماہ ۳۴ھ کو اہلِ کوفہ نے بغاوت کردی۔

☆ اسی ماہ ۳۷ھ میں مسلمانوں سے خوارج کی جنگ ہوئی۔ ☆ اسی ماہ ۱۳۳۶ھ کو پہلی جنگ عظیم کا آغاز ہوا۔

☆ اسی ماہ کی ۲۷ ویں شب کو ۱۳۶۶ھ/1947ء میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

تواریخ وصال

☆ ۱۰ رمضان المبارک سن ۱۰ بعثت نبوی، سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ (اُم المؤمنین) رضی اللہ عنہا کا وصال مکہ مکرمہ میں ہوا۔

☆ ۳ رمضان المبارک حضرت سیدۃ النساء خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا۔

☆ ۲۰ رمضان المبارک ۲ھ حضور اکرم کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ۔

☆ ۱۷ رمضان المبارک ۵۷ھ کو سیدہ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔

☆ اسی ماہ ۵۹ھ کو اُم المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔

☆ اسی ماہ ۱۱ھ میں سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

☆ اسی ماہ ۱۸ھ کو صحابی رسول حضرت سہل بن عمرو رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔

☆ اسی ماہ ۳۲ھ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔

☆ اسی ماہ ۳۳ھ کو صحابی رسول حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔

☆ ۲۰ رمضان المبارک ۴۱ھ کوفہ کی جامع مسجد میں حضرت مولا کائنات شیر خدا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی شہادت ہوئی۔

☆ اسی ماہ ۵۳ھ کو زیاد بن سفیان کا انتقال ہوا۔ ☆ اسی ماہ ۵۴ھ میں شاعر دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ میں وصال ہوا۔ ☆ یکم رمضان المبارک ۱۸۱ھ کو بمقام ہیت سیدنا امام عبداللہ ابن مبارک حنفی رضی اللہ عنہ۔

☆ ۱۷ رمضان المبارک ۷۲۴ھ کو سیدنا بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ (پانی پت)۔ ☆ اسی ماہ مبارک ۱۳۵ھ میں سیدہ حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔ ☆ ۹ رمضان المبارک ۱۲۰ھ حضرت خواجہ حبیب عجمی علیہ الرحمۃ۔ ☆ ۹ رمضان المبارک ۱۷۴ھ حضرت داود طائی

علیہ الرحمۃ۔ ☆۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ۔ ☆۱۸ رمضان المبارک ۲۵۷ھ حضرت یحییٰ بن معاویہ علیہ الرحمہ۔ ☆۲۷ رمضان المبارک ۷۲۱ھ خواجہ عزیزان رامتینی علیہ الرحمۃ۔ ☆۱۸ رمضان المبارک ۷۵۷ھ شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی۔ ☆۱۴ رمضان المبارک ۹۷۰ھ حضرت سید محمد غوث علیہ الرحمۃ۔ ☆۱۰ رمضان المبارک قاضی حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ۔ ☆۱۰ رمضان المبارک حضرت سید معصوم شاہ قادری علیہ الرحمۃ۔ ☆۱۴ رمضان المبارک ۱۲۴۲ھ سندھ کے عظیم بزرگ شاعر ہفت زبان حضرت سچل سرمست (رانی پور) علیہ الرحمۃ۔ ☆۳۰ رمضان المبارک ۷۲۵ھ ۹ ستمبر ۱۳۲۵ء حضرت ابوالحسن امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ (دہلی)۔ ☆۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ۔ (گجرات)۔ ☆۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ۔ (سیال شریف)۔ ☆۲۵ رمضان المبارک غزالی زماں رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ۔ (محدث ملتان شریف)۔ ☆استاد العلماء مولانا عبدالکریم اعوان علیہ الرحمۃ۔ (امین آباد لیاقت پور رحیم یار خان) کا وصال اسی ماہ ہوا۔ ☆۱۰ رمضان المبارک حضرت پیر منظور شاہ صاحب قادری (بستی نور شاہ فتح پور کمال رحیم یار خان)۔

☆۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ / ۲۶ اگست ۲۰۱۰ء جمعرات حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کا وصال ہوا (بہاولپور، پنجاب)۔ ☆۴ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ مولانا عبدالکریم ابدالوی علیہ الرحمۃ۔ (خانقاہ ڈوگراں)۔ ☆۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ جمعرات کو مفتی محمد صالح اویسی (بہاولپور) ٹریفک حادثہ میں شہید ہوئے۔

☆......☆......☆

﴿سالانہ عرس مبارک حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان﴾

۳۰ جون / یکم جولائی ہفتہ، اتوار کو بمقام آستانہ عالیہ حضور محدث بہاولپوری، جامعہ اویسیہ رضویہ، جامع مسجد سیرانی، بہاولپور میں منعقد ہو رہا ہے مع احباب ضرور شرکت کریں۔

☆......☆......☆

آخری عشرہ دوزخ سے آزادی کا: یوں سارا رمضان المبارک کا سارا مہینہ فضیلت والا ہے، مگر آخری عشرہ (عتق من النار) دوزخ سے آزادی کا ہے۔ اس کی فضیلت کا ذکر احادیث میں بکثرت ہے۔ فقیر یہاں کچھ عرض کر دیتا ہے:

جو چاہے کہ میری قبر منور ہو؟: حضور انور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت میں سے جو مرد یا عورت یہ خواہش کرے کہ میری قبر روشنی سے منور ہو تو اسے چاہیے کہ ماہِ رمضان کی شب قدروں میں کثرت کے

ساتھ عبادت الٰہی بجالائے تاکہ ان مبارک اور متبرک راتوں کی عبادت سے اللہ پاک اس کے نامۂ اعمال سے برائیاں مٹا کر نیکیوں کا ثواب عطا فرمائے۔

شب قدر کی عبادت ستر ہزار شب کی عبادتوں سے افضل ہے۔

﴿اکیسویں (۲۱) شب کے نوافل اور وظائف﴾

اکیسویں (۲۱) شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر اور سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ درود پاک پڑھے۔ انشاء اللہ اس نماز کے پڑھنے والے کے حق میں فرشتے دعائے مغفرت کریں گے۔

اکیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک ایک بار اور سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے نماز ختم کر کے ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ انشاء اللہ عزوجل اس نماز اور شب قدر کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا۔ ماہِ رمضان کی اکیسویں شب کو اکیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھنا بھی بہت افضل ہے۔

تیئسویں (۲۳) شب کے نوافل

ماہ مبارک کی تیئسویں (۲۳) شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ پھر بعد سلام کے ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مغفرتِ گناہ کے لیے یہ نماز بہت افضل ہے۔

تیئسویں شب قدر کو آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھنی ہے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک دفعہ، سورۂ اخلاص ایک بار پڑھے۔ پھر بسلام کے بعد ستر مرتبہ کلمۂ تمجید پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے۔

وظائف: تیئسویں شب کو سورۂ یٰسین ایک بار اور سورۂ رحمٰن ایک مرتبہ پڑھنی بہت افضل ہے۔

پچیسویں (۲۵) شب کے نوافل

ماہِ رمضان کی پچیس کی شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص پانچ پانچ بار ہر رکعت میں پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے کلمۂ طیبہ ایک سو دفعہ پڑھنا ہے۔ درگاہ رب العزت سے انشاء اللہ تعالیٰ بے شمار عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔

ایضاً: پچیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر تین تین مرتبہ، سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر دفعہ استغفار پڑھے۔ یہ نماز بخششِ گناہ کے لئے بہت افضل ہے۔

ایضاً: پچیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک مرتبہ، سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے اور بعد سلام کے ستر دفعہ کلمۂ شہادت پڑھنا ہے۔ یہ نماز واسطے نجات عذابِ قبر بہت افضل ہے۔

وظائف: ماہِ رمضان پچیسویں شب کو سات مرتبہ سورۂ دخان پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اللہ پاک اس سورۃ کے پڑھنے کے باعث

عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔

اس شب سات مرتبہ سورۂ فتح پڑھنا ہر مراد کے لیے بہت افضل ہے

ستائیسویں(۲۷)شب کے نوافل

ستائیسویں شب کو بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ قدر ایک ایک مرتبہ، سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کو نبیوں کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (انشاء اللہ العظیم)۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین تین دفعہ، سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے سورۂ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھ کر گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے تمام پچھلے گناہ اللہ پاک معاف فرمائے گا۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ تکاثر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ اس نماز پڑھنے والے پر سے اللہ پاک موت کی سختی آسان کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس پر سے عذاب قبر بھی معاف ہو جائے گا۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھے۔ سلام کے بعد ستر دفعہ یہ تسبیح معظم پڑھنی ہے۔

" اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ" انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کو پڑھنے والے اپنے مصلّےٰ سے نہ اٹھیں گے کہ اللہ پاک ان کو اور ان کے والدین کے گناہ معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے لئے جنت آراستہ کرو اور فرمایا کہ وہ جب تک تمام بہشتی نعمتیں اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لے گا اس وقت تک موت نہ آئے گی۔ واسطے مغفرت یہ نماز بہت افضل ہے۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورۂ الم نشرح ایک ایک بار، سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام ستائیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھے۔ انشاء اللہ العظیم واسطے ثواب بے شمار عبادت کے یہ نماز بہت افضل ہے۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر تین تین دفعہ، سورہ اخلاص پچاس پچاس مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام سجدہ میں سر رکھ کر ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

" سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ ط "

اس کے بعد جو حاجت دنیاوی یا دینی طلب کرے وہ انشاء اللہ تعالیٰ درگاہ باری تعالیٰ میں قبول ہوگی۔

وظائف: ستائیسویں شب کو سورۂ ملک سات مرتبہ پڑھنا واسطے مغفرت گناہ بہت فضیلت والی ہے۔ ستائیسویں شب کو ساتوں حٰمٓ

پڑھے یہ ساتوں حٰم عذاب قبر سے نجات اور مغفرت گناہ کے لئے بہت افضل ہیں۔

ایضاً: ستائیسویں شب قدر کو سورۂ ملک سات مرتبہ پڑھنی واسطے مغفرت گناہ بہت فضلیت والی ہے۔

انتیسویں(۲۹)شب کے نوافل

انتیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ بعد سلام کے سورۂ الم نشرح ستر مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز واسطے کاملِ ایمان کے بہت افضل ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو دنیا سے مکمل ایمان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

ایضاً: ماہِ رمضان کی انتیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے درود شریف ایک سو دفعہ پڑھے۔ انشاء اللہ عزوجل اس نماز کے پڑھنے والے کو در بار خداوندی سے بخشش اور مغفرت عطا کی جائے گی۔

وظائف: ماہِ رمضان کی انتیسویں شب کو سات مرتبہ سورۂ واقعہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ ترقی رزق کے لئے بہت افضل ہے۔

ایضاً: ماہِ رمضان کی کسی شب میں بعد نماز عشاء سات مرتبہ سورۂ قدر پڑھنی بہت افضل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے سے ہر مصیبت سے نجات حاصل ہوگی۔

﴿جمعتہ الوداع کے نوافل﴾

رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو بعدِ نماز جمعہ دو رکعت نماز پڑھے اس ترتیب سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال ایک بار، سورۂ اخلاص دس مرتبہ۔ دوسری میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کافرون تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے دس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے آیۃ الکرسی تین مرتبہ، سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ بعد سلام کے درود شریف دس دفعہ پڑھے۔ اس نماز کے بے شمار فضائل ہیں اور اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک قیامت تک بے انتہا عبادت کا ثواب عطاء فرمائے گا۔

﴿روزہ کے چند ضروی مسائل﴾

(۱) عرف شرع میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک اپنے آپ کو قصداً کھانے پینے اور جماع سے باز رکھنا ہے۔

(۲) جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ باتیں کرنا، کسی کو تکلیف دینا، وقت کے پاس کرنے کے لئے شطرنج، تاش کھیلنا یہ سب باتیں روزہ کو مکروہ کردیتی ہیں۔ روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے۔

☆ تندرستی طبع کے لئے تیل لگانا سرمہ وخوشبو استعمال کرنا جائز ہے۔ ☆ ایک شخص کی طرف سے دوسرا شخص روزہ نہیں رکھ سکتا۔

☆ بھول چوک کر کھالینے، منہ بھری قے اور احتلام ہو جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ☆ سحری کے وقت مغالطہ میں کھاپی لینا کہ ابھی وقت باقی ہے مگر وقت نہیں تھا اسی طرح افطار کے وقت روزہ کھول لینا بادل کی وجہ مگر افطار کا وقت نہیں ہوا تھا دونوں صورتوں میں قضا واجب ہوگی۔

☆ عورتوں کو حیض کی حالت میں نماز، روزہ کی ادائیگی شرعاً منع ہے۔ نمازیں معاف ہو جائیں گی مگر روزے کی قضا لازم ہوگی۔

صدقہ فطر: صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گندم سوا دو سیر یا اس کی قیمت یہی صحیح وزن ہے جس کی تحقیق اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں فرمائی ہے، صدقہ فطر عید سے قبل دینا بھی جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے ادا کرے صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں لیکن فی زمانہ آپ کی زکوٰۃ صدقات فطرات کے بہترین مستحق دینی مدارس کے طلباء کرام ہیں۔ لہذا آپ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں علوم دینیہ پڑھنے والے طلبہ/طالبات کی سرپرستی فرمائیں اور ان کی مدد و اعانت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ آپ کی تھوڑی توجہ سے اشاعت دین کا کام ہوگا۔

طریقہ نماز عید الفطر: عید الفطر کی نماز واجب ہے پہلے نیت کریں یعنی نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر مع زائد چھ تکبیروں کے واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ کی طرف پیچھے اس امام کے اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور زیر ناف باندھ لیں اور ثناء یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھیں پھر دوسری اور تیسری مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور چھوڑیں اور چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لیں۔ پھر امام قرات کرے گا مقتدی خاموش رہیں اور پھر دوسری رکعت میں تلاوت کے بعد جب امام تکبیر کہے آپ بھی تکبیر کہہ کر پہلی دوسری تیسری مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلے جائیں بقیہ نماز حسب دستور ادا کریں اور بعد نماز اپنی جگہ خاموش بیٹھ کر خطبہ سنیں اور دعا کریں۔ (اپنی تمام عبادات، صدقات اور حسنات، صوم وصلوٰۃ پر قبولیت کی مہر لگانے کے لیے اجتماعی طور پر درود وسلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیش کرنے کے بعد) مصافحہ اور معانقہ کرنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اور عید مسرت بھی.... اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم کے صدقے سب مسلمانوں کی جملہ عبادت کو منظور مقبول فرمائے۔ آمین۔

عقیدہ ختم نبوت ایمان کی احساس ھے: عقیدہ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کے تحفظ کی یہ طویل جدوجہد جو پہلے ہی فتح مبین سے ہمکنار ہوئی ہے اور پاکستانی پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کے ایمان کی اساس اور روح ہے یہی وجہ ہے کہ تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء ومشائخ نے ہر دور میں اس عقیدہ کے تحفظ کیلئے یکجا ہو کر بے پناہ قربانیاں دی ہے۔ سن 1974ء تاریخ ساز سال بنا اور اس تحریک کے لئے جدوجہد کے ساتھ ساتھ ہزاروں نوجوانوں نے لاہور کے مال روڈ کے ساتھ ساتھ پاکستان کے مختلف شہروں کے سڑکوں کو اپنے خون سے سرخ کر دیا تھا اور جانوں کے نذرانے پیش کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، متاع عالم ایجاد سے پیارے، پدر، مادر، برادر، جان، مال واولاد سے پیارے ان خوش بختوں نے جنگ یمامہ کی یاد تازہ کر دی تھی اور قادیانیت کی

نیندیں حرام کردیں، حکومتِ وقت نے اس تحریک کو بظاہر کچل دیا تھا لیکن درحقیقت یہ تحریک ہی 1974ء میں فتنہ قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوئی تھی کیونکہ عقیدہ ختم نبوت وہ بنیادی اور اہم عقیدہ ہے جس پر پورے دین کا انحصار ہے اور اس عقیدہ کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ مسلمانان عالم ہر دور میں تحفظ ختم نبوت کیلئے بڑے حساس رہے ہیں اور مسلمانوں کی تاریخ اس عقیدہ کے تحفظ کیلئے قربانیاں دینے والوں سے بھری ہوئی ہے اور تا قیامت یہ سلسلہ جاری وساری رہے گا ان شاءاللہ عزوجل۔

☆......☆......☆

﴿روزہ اور صحت (مختلف بیماریوں کا علاج)﴾

حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری علیہ الرحمہ کے رسائل طب سے اکتساب۔۔۔

میڈیکل سائنس جوں جوں ترقی کر رہی ہے یہ بات عیاں ہوتی جارہی ہے کہ روزے کے طبی اثرات بھی روز روشن کی طرح واضح ہوتے جارہے ہیں۔ بیماروں کے لیے روزے کے کیا احکامات ہیں۔ کوئی بیمار روزہ رکھنے کے عمل کو کس طرح بہترین انداز میں انجام دے سکتا ہے، اور اپنی بیمار حالت کو کس طرح بہتر کرسکتا ہے۔ یہ موضوع سائنسی تحقیقات کا پورا نچوڑ ہے، جس کے ذریعے ہمیں یہ پتا چلا ہے کہ صبح سے شام تک روزہ رکھنے اور بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کے جسم میں کیا تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اور یہ تبدیلیاں جسم، دماغ، صحت، قوت مدافعت اور اِس کی بیماری پر کون سے قلیل المدت اور طویل المدت اثرات مرتب کرتی ہیں۔ اِن کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ۲۴ گھنٹے کے دوران انسانی جسم کی ضروریات کیا ہوتی ہیں۔ اِس کو کتنی غذا، کتنا پانی اور کتنی توانائی چاہیئے ہوتی ہے۔ جب ہم یہ جان لیں گے تو یہ سمجھنا آسان ہوگا کہ روزہ رکھنے کی صورت میں وہ ضروریات کس طرح پوری ہوتی ہیں اور ان کے لیے انسانی جسم خود کو کس طرح ڈھالتا ہے۔

انسان کی پہلی ضرورت غذا کی صورت میں کیلوریز (حراروں) کی ہوتی ہے۔ انسانی جسم کو یومیہ اوسطاً ۲ سے ۳ ہزار کیلوریز کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن اِس کا انحصار انسان کی فعالیت پر ہے۔ بہت زیادہ فعال لوگوں کو یومیہ ۳ سے ۴ ہزار کیلوریز کی ضرورت ہوتی ہے۔ بستر پر بیمار پڑے لوگوں کی ضروریات ۲ ہزار کیلوریز ہوتی ہیں اور یہ کیلوریز غذا کے ذریعے پوری ہوتی ہیں۔ اگر ۲۴ گھنٹے کے دوران ایک یا دو وقت غذا پہنچ جائے تو بھی انسانی جسم کی ضرورت پوری ہوجاتی ہے۔ اِسی طرح انسانی جسم کو یومیہ ۱.۵ سے ۳ لیٹر پانی کی ضرورت ہوتی ہے، اِس کا بھی انحصار اِس بات پر ہے کہ انسان کتنا فعال ہے؟ اور بیرونِ خانہ (آؤٹ ڈور) سرگرمیوں میں کتنا مصروف ہے۔ بالعموم گھر کے اندر موجود رہنے والے فرد کی پانی کی ضرورت ۱.۵ سے ۲ لیٹر ہوتی ہے۔ گھر کے باہر دھوپ اور گرمی میں کام کرنے والے فرد کی ضرورت ۳ سے ۴ لیٹر پانی کی ہوتی ہے۔ اگر اتنا پانی ۲۴ گھنٹے میں انسان کے جسم میں پہنچ جائے تو یہ ضرورت پوری ہوجاتی ہے، لیکن جب ایک فرد روزہ رکھتا ہے، اور علی الصباح سے بھوکا رہنا شروع ہوتا ہے تو اِس کے جسم میں بہت سی تبدیلیاں

پیدا ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔جسم خود کو برقرار رکھنے اور اپنی توانائی کو استعمال کرنے کے لیے بہت سی تبدیلیاں کرتا ہے۔بہت سے ہارمونز(Hormones)جسم کے اندر توانائی برقرار رکھنے کے لیے خارج اور استعمال ہوتے ہیں۔جسم کے اندر بہت سے کیمیائی مادے جو نیوروٹرانسمیٹرز کہلاتے ہیں اِس کام کو سرانجام دیتے ہیں۔جس کے نتیجے میں انسان کا جسم اِس قابل ہوتا ہے کہ روزے کے ثمرات اور فوائد کو طبی ثمرات میں تبدیل کرسکے۔انسانی جسم میں سب سے نمایاں تبدیلی یہ پیدا ہوتی ہے کہ انسانی جسم پانی کو محفوظ کرنا شروع کردیتا ہے،خون میں ایسے ہارمونز خارج ہوتے ہیں کہ جو پانی کو محفوظ کرتے ہیں۔جسم کے اندر خون کی گردش کو فعال بناتے ہیں اور جسمانی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے عمل کو کنٹرول کرتے ہیں۔انسانی جسم اور دماغ کو متحرک رکھنے کے لیے توانائی درکار ہوتی ہے۔یہ توانائی چربی،کاربوہائیڈریٹ اور پروٹین کی شکل میں ہر وقت جسم کے اندر موجود ہوتی ہے۔سحری میں لی گئی غذا جزوِ بدن بن کر توانائی میں تبدیل ہوتی ہے اور روزے کے دوران جسم میں استعمال ہوتی رہتی ہے۔پہلے یہ غلط فہمی عام تھی کہ روزہ رکھنے سے جسمانی کمزوری واقع ہوجاتی ہے یا اعصاب کمزور ہوجاتے ہیں یا جسم کو کوئی ایسی کمزوری لاحق ہوجاتی ہے جو نقصان پہنچاتی ہے۔

سائنسی تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ روزہ رکھنے سے ایسی کوئی کمزوری واقع نہیں ہوتی بلکہ حیرت انگیز طور پر جسم کو توانائی حاصل ہوتی ہے۔توانائی کے دوسرے ذرائع پیدا ہوتے ہیں جو اپنا کام انجام دینا شروع کرتے ہیں۔درحقیقت روزہ رکھنا انسانی جسم کے لیے توانائی کا باعث بنتا ہے،یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں روزے پر تحقیق ہورہی ہے۔مختلف بیماریوں میں روزے کو بطور ایک طریقہ علاج استعمال کیا جارہا ہے جن میں لوگ کمزور ہوجاتے ہیں،خواہ وہ آنتوں کی بیماری ہو یا سانس کی،دل و دماغ کی بیماری ہو یا شریانوں کی،تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ روزہ خود ایک طریقہ علاج ہے۔

روزہ رکھنے سے انسانی جسم میں گلوکوز کی سطح گر جاتی ہے،جسم کو گلوکوز کی متواتر ضرورت ہوتی ہے،اور جب جسم کو یہ باہر سے نہیں ملتا تو جسم اپنے اندر از خود گلوکوز بنانا شروع کردیتا ہے۔جسم کے اندر محفوظ چربی،کاربوہائیڈریٹ اور پروٹین گلوکوز میں تبدیل ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔جسم کے اندر میٹابولزم(Metabolism)کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔جسم گلوکوز جمع کرنا شروع کرتا ہے،لیکن جن لوگوں کے خون میں شوگر کی مقدار زیادہ ہوتی ہے،روزے سے اِن کے جسم میں شوگر کی سطح کم ہوتے ہوتے متوازن ہوکر نارمل ہوجاتی ہے۔روزے کے نتیجے میں دوسری تبدیلی یہ ہوتی ہے کہ بلڈ پریشر کم ہونا شروع ہوجاتا ہے،بلڈ پریشر کو قابو میں رکھنے کے لیے پانی چاہیئے ہوتا ہے۔جب جسم کو ۲۴ چار گھنٹے پانی نہیں ملتا تو اُس کے بلڈ پریشر میں کمی آنا شروع ہوجاتی ہے۔اِس کمی کو پورا کرنے کے لیے جسم میں ایسے ہارمونز خارج ہونے لگتے ہیں جو بلڈ پریشر کے اِس عمل کو بہتر کرتے ہیں لیکن جن لوگوں کا بلڈ پریشر زیادہ ہوتا ہے اُن کو روزہ رکھنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اُن کا بلڈ پریشر قابو میں آجاتا ہے۔دنیا میں اب یہ ایک مستند طریقہ علاج ہے کہ جن لوگوں کا بلڈ پریشر زیادہ ہو اور کنٹرول نہ ہو رہا ہو اُن کو روزہ رکھنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

انسانی جسم میں تیسری بڑی تبدیلی چربی کی سطح میں رونما ہوتی ہے۔جسم میں محفوظ چربی عموماً استعمال نہیں ہورہی ہوتی کیونکہ انسان مطلوبہ توانائی اپنی غذا سے حاصل کررہا ہوتا ہے۔روزے کی حالت میں بڑا فرق یہ واقع ہوتا ہے کہ چربی کا ذخیرہ توانائی میں تبدیل ہونا

شروع ہوجاتا ہے، چنانچہ جسم کے اندر چربی کم ہونا شروع ہوجاتی ہے، اور کولیسٹرول کم ہونے لگتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ چربی انسانی جسم کے اندر بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ چربی سے جسم میں کولیسٹرول اور موٹاپا بڑھتا ہے، خون کی نالیاں سکڑ جاتی ہیں۔ یہ روزے کے اثرات ہی ہیں جن کی وجہ سے چربی پگھلتی ہے، کولیسٹرول کم ہوجاتا ہے اور زائد چربی کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات سے بھی بچا جاسکتا ہے۔

سائنسی تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ روزہ رکھنے سے جسم میں زہریلے مادے ختم ہونے کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ جسم میں طرح طرح کے مادے پیدا ہوتے ہیں جن میں بعض زہریلے بھی ہوتے ہیں۔ روزے کے نتیجے میں جسم کا پورا میٹابولزم تبدیل ہوکر ایک مختلف شکل میں آجاتا ہے۔ جسم کے اندر ڈی ٹاکسی فکیشن (Detoxification) کا عمل شروع ہوتا ہے، جسم کو اپنے بہت سے زہریلے ماڈوں سے نجات حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے اور یہ بڑی تبدیلی ہے جو انسان کو صحت مندی کی طرف لے جاتی ہے۔ روزے سے جسمانی قوتِ مدافعت بھی بڑھتی ہے۔ روزہ رکھنے سے مدافعت کا نظام فعال ہوجاتا ہے، اِس فعالیت کے نتیجے میں جسم کے اندر مدافعتی نظام میں بڑھوتری پیدا ہوتی ہے۔ پھر خون میں ایسے مدافعتی خلیے پیدا ہوتے ہیں جو انسان کو نہ صرف بیماریوں سے بچاتے ہیں بلکہ اگر جسم میں بیماریاں موجود بھی ہوں تو اُن کو دور کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے روزے کے جو اوقات مقرر کیے ہیں وہ بھی سائنسی تحقیق کے مطابق انسانی جسم کو تندرست رکھنے والے ہیں۔ ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ بھوکا رہنے کا عمل ۲۴، ۳۶ یا ۴۰ گھنٹے نہیں ہونا چاہیے بلکہ ۱۵ سے ۱۸ گھنٹے ہونا چاہیئے۔ روزہ اِسی مقررہ وقت کے اندر ہوتا ہے۔ بھوکا رہنے کا عمل اس سے طویل ہوتو اِس کے نتیجے میں پٹھے (Muscles) ضائع ہونا شروع ہوجاتے ہیں اور انسانی جسم کے اندر نقصان دہ سرگرمیاں شروع ہوجاتی ہیں۔ اللہ رب العالمین نے روزہ فرض کرتے ہوئے روزے کے جو اوقات مقرر کیے ہیں وہ ہماری صحت کے لیے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ مسلم ممالک، یورپ اور امریکہ میں بھی اِس پر بڑے پیمانے پر تحقیق ہو رہی ہے کہ روزے کو انسانی صحت کی بہتری کے لیے کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆......☆......☆

﴿مفسر اعظم پاکستان علامہ حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہ﴾

حضرت مفسرِ اعظم پاکستان فیضِ ملت علامہ حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ عالمِ اسلام کی ایک عظیم علمی شخصیت تھے۔ ان کی پیدائش مولانا نور احمد اویسی کے گھر میں ضلع رحیم یار خان پنجاب کے گاؤں حامد آباد ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم: آپ نے چار سال چار ماہ اور چار ہفتے کے عرصے کے اندر اپنے والد نور احمد اویسی سے رسم تسمیہ کے بعد

ناظرہ قرآن مجید پڑھا پھر اسکول میں داخل ہوئے۔ پانچ جماعتیں پڑھیں پھر قرآن مجید حفظ کرنے میں مصروف ہوگئے۔ درسِ نظامی کی تعلیم کے بعد دورہ حدیث شریف ۱۹۵۱ء میں حضور محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد صاحب قدس سرہٗ (فیصل آباد) سے کیا۔

سلسلہِ طریقت: دورانِ تعلیم ہی سلوکِ روحانی سے وابستگی کے لئے حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی اویسی صاحب السیر رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا خواجہ محمد الدین صاحب اویسی سیرانی رحمۃ اللہ علیہ (خانقاہ شریف بہاولپور) کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ان کے وصال کے بعد ۱۳۸۱ھ میں، حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ابنِ مجدد دین وملت، اِمامِ اَہلِ سنت الشاہ احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ (بریلی شریف) نے سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی خلافت واجازت اپنے قلم سے لکھ کر بذریعہ رجسٹری روانہ فرمائی۔

تصانیف: حضرت مفسرِ اعظم پاکستان فیضِ ملت نے چالیس سے زائد علوم وفنون پر عربی، اردو، سرائیکی، سندھی میں (تقریباً) پانچ ہزار سے زائد کتابیں تصنیف کیں جن میں (تقریباً) تین ہزار کے قریب شائع ہوچکی ہیں باقی اشاعت کی منتظر ہیں۔قرآن پاک کی تفسیر ''روح البیان'' کا اردو ترجمہ ''فیوض الرحمٰن'' ۳۰ پارے ۱۲ جلدوں میں پاک وہند میں موجود ہے۔عربی تفسیر ''فضل المنان من آیات القرآن'' 10 جلدوں میں قریب الاشاعت ہے۔ان کی تفصیل ضخیم کتاب علم کے موتی قسط اول ودوم دیکھی جاسکتی ہے۔

تعلیمی اداروں کا قیام: ملک کے مختلف علاقوں میں آپ نے درجنوں تعلیمی مدارس قائم کئے ہیں جنہیں آپ کی اولاد اور تلامذہ چلا رہے ہیں۔دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور پنجاب میں سینکڑوں طلباء/طالبات زیرِ تعلیم ہیں۔

دور تفسیر القرآن: آپ ۱۹۶۱ء سے ۲۰۱۰ء تک نصف صدی تک پاکستان کے مختلف شہروں میں آپ دورہ تفسیر القرآن پڑھاتے رہے۔ پاکستان کے علاوہ دنیا کے دیگر ممالک میں حضور فیضِ مجسم مفسرِ اعظم پاکستان کے علمی و روحانی فیض یافتگان ان کی علمی میراث کی خوشبو بکھیر رہے ہیں۔(تفصیلات ضخیم کتاب ''منزل بہ منزل'' (دو جلدیں) میں دیکھی جاسکتی ہے)۔

دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حاضریاں: آپ نے ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء میں پہلی بار حج کی سعادت حاصل کی پھر ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء تک (وصال شریف سے تین ماہ پہلے) ہر سال (تقریباً) رمضان المبارک میں حرمین طیبین شریفین کی حاضری سے نوازے جاتے رہے۔ ہر سال سعادتِ اعتکاف اور تراویح میں قرآن پاک سنانے کی سعادت محبوب کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گنبد خضریٰ کے سایہ مسجد نبوی شریف میں حاصل کرتے رہے۔ پانچ بار حج کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔

وصال باکمال: آپ ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ/۲۶ اگست ۲۰۱۰ء بروز جمعرات صبح سواء چھ بجے اپنے جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں نماز فجر کی ادائیگی کے بعد عالم فانی سے دارالبقاء کی طرف تشریف لے

گئے۔(انا للّٰہ وانا الیہ راجعون)۔

آخری دیدار: شب جمعہ گیارہ بجے بہاولپور کی مرکزی عیدگاہ میں جنازہ ہوا، جنازہ کے بعد فقیر (محمد فیاض احمد اویسی) نے اعلان کیا کہ میرے والدگرامی نے زندگی بھر در رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گدائی کی ہے عشق رسول کی خیرات تقسیم کرتے رہے۔ ہر خاص وعام سے اپیل ہے کہ در مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بھکاری کا آخری دیدار ضرور کر کے جائیں تاکہ دنیا والے دیکھ لیں عشق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں زندگی گذارنے والے کا چہرہ کیسا روشن ہے۔ جنازہ کے بعد عیدگاہ کے کھلے میدان میں آخری دیدار کرایا گیا۔اک عجیب سا منظر تھا لوگ اپنے محبوب علمی وروحانی قائد کا دیدار کر کے اشکبار تھے۔جوں ہی نورانی چہرے پر نگاہیں جاتیں سبحان اللہ کی صدائیں آتیں،نعت ودرود وسلام کی پر کیف صداؤں سے ماحول نہایت ہی معطر ہوگیا۔آخری دیدار کرنے والے ہزاروں لوگ شاہد ہیں کہ اس سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرے پر انوار الٰہی کا نزول تھا۔چہرے پر اک لطیف قسم کی مسکراہٹ تھی رات گئے تک چہرے کے دیدار کرایا جاتا رہا۔لیکن خلقت کے ہجوم کا یہ عالم تھا کہ اگر یہ سلسلہ صبح تک جاری رہتا تو ختم نہ ہوتا۔اس کے بعد جامع مسجد سیرانی جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کی طرف ذکر اللہ ونعت ودرود وسلام کی دلنواز صداؤں میں جنازہ واپس لایا گیا، یہاں بھی زیارت کا سلسلہ جاری رہا،رات کے ۱۲بجکر ۱۱ منٹ پر قصیدہ بردہ شریف کی گونج کے ساتھ لحد میں اتارا گیا۔

تمام احباب سے التماس ہے کہ ۱۵ر رمضان المبارک کو ان کے ایصال الثواب کا اہتمام کریں۔

ان شاء اللہ تعالیٰ فقیر مدینہ منورہ میں ان کے ایصال الثواب کے لیے محفل شریف کا اہتمام کریگا۔(محمد فیاض احمد اویسی)۔

☆......☆......☆

﴿علامہ مفتی محمد صالح اویسی رحمۃ اللہ علیہ﴾

آپ ۱۳ صفر ۱۳۷۳ھ/مطابق ۱۹۵۳ء کو حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان حافظ محمد فیض احمد اویسی نوراللہ مرقدہٗ کے علمی گھرانے بستی حامد آباد، ضلع رحیم یارخان میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم: قرآن پاک، ناظرہ، حفظ القرآن، مدرسہ اویسیہ منبع الفیوض حامد آباد میں حاصل کی۔ بعدازاں ۱۹۵۸ء میں پرائمری بستی کے قریبی سکول سے پاس کیا۔درسِ نظامی کی اکثر کتب اور دورۂ حدیث اور علم المیراث جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں اپنے عظیم والدگرامی سے پڑھا۔

بیعت: سلسلہ اویسیہ میں بیعت حضرت خواجہ سلطان بالا دین نوراللہ مرقدہٗ (شاہ پور شریف) کے دست حق پرست پر کی۔ جبکہ سلسلہ قادریہ اویسیہ کے تمام اوراد و وظائف کی اجازت اپنے والد گرامی سے حاصل تھی۔ تادم آخر قرآن پاک اور دلائل الخیرات، درود مستغاث دعا حزب البحر کی سعادت حاصل رہی۔

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کی نظامت اور مسند دارالافتاء : اپنے قبلہ وکعبہ والد گرامی قدس سرہٗ کے حکم پر ۱۹۷۵ء میں مسند افتاء اور جامعہ اویسیہ رضویہ کی سیٹ پر جلوہ گر ہوئے۔ اپنی شہادت سے ایک دن قبل تک فتویٰ نویسی کا سلسلہ جاری رہا۔ (پاکستان کی عدالتوں میں ان کا فتویٰ فیصلہ کی حیثیت رکھتا تھا)۔ (بہاولپور کی عدالتیں، ہائی کورٹ، سول کورٹ، کے شرعی معاملات کے مقدمات کا فیصلہ مفتی محمد صالح اویسی کے فتویٰ پر ہوتا تھا)۔ درسِ نظامی کی اکثر کتب کی تدریس خود فرماتے۔

ایک عرصہ تک تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان جماعت اہلسنت، میلاد مصطفیٰ کمیٹی، ضلع بہاولپور کے ناظم اعلیٰ رہے۔

شہادت: ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ کو ٹریفک حادثہ میں شہید ہوئے۔ دوسرے روز جمعۃ المبارک سہ پہر ۳ بجے ان کا جنازہ بہاولپور کی مرکزی عیدگاہ میں ادا کیا گیا۔ ہزاروں افراد نے جنازہ میں شرکت کی۔ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں اپنی محترمہ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے پہلو میں آسودہ خاک ہوئے۔

☆......☆......☆

﴿واقعات رمضان المبارک﴾

جنگ بدر: غزوات میں بدر کی جنگ بہت مشہور ہے۔ حق و باطل کے درمیان یہ پہلا معرکہ پیش آیا۔ جیسے قرآن پاک میں یوم الفرقان کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ جو ۱۷ رمضان المبارک ۲ھ کو مدینہ منورہ سے تقریباً اسی میل دور مکہ مکرمہ کی جانب بدر کے مقام پر لڑی گئی۔ مسلمانوں میں صرف (۳۱۳) تین سو تیرہ جان نثار تھے پورے لشکر میں صرف دو گھوڑے ستر اونٹ تھے۔

لشکر کفار: جبکہ کفار و مشرکین کی تعداد ایک ہزار تھی۔ جن میں قریش کے نو سردار اور جنگجو مشہور زمانہ بہادر، تلوار زنی کرنے میں مہارت رکھنے والے تھے۔ جنگی سامان میں ایک سو گھوڑے اور چھ سو زرہیں تھیں اونٹ کثرت سے تھے۔ مگر خدا کی شان کی اتنے بڑے لشکر کو مسلمانوں نے ذلت آمیز شکست دی۔ مسلمان کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ اس غزوہ میں ہزاروں فرشتوں نے کفار کو واصل جہنم کیا۔

فتح مکہ: ہجرت کے آٹھویں سال ۲۰ رمضان المبارک مطابق جنوری ۶۳۰ء کو فتح مکہ ہوا ہمارے حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے آبائی شہر مکہ سے جس بے سروسامان کے ساتھ ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا تھا آپ اور آپ کے غلاموں پر مکہ کی زمین تنگ کردی گئی تھی بے شمار صحابہ کرام وصحابیات کو تہہ تیغ کیا گیا جس شہر میں آپ پر ظلم جبر اور بربریت کی انتہاء کردی گئی آج اسی شہر میں بارہ ہزار صحابہ کرام کا لشکر لیکر فاتحانہ شان سے داخل ہوئے۔ مگر اس شان سے کہ اپنی اونٹنی پر سر انور جھکائے سورۃ فتح کی تلاوت فرمارہے تھے اپنی لشکر کو بھی ہدایات جاری فرمائیں۔ جو ہتھیار پھینک دے اور جو (خانہ کعبہ میں پناہ لے، جو حکیم بن حزام کے گھر پناہ لے) اسے قتل نہ کیا جائے۔ بھاگنے والے کا پیچھا نہ کیا جائے۔ زخمی اور قیدی قتل نہ کیا جائے آپ کی فوج جب شہر میں داخل ہو گئی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے دستہ سے کچھ کفار نے مقابلہ کیا پھر بھاگ گئے۔ دو صحابی حضرت زبن جابر فہری اور حضرت حنیس بن خالد بن ربیعہ رضی اللہ عنہما شہید ہوئے اور ۲۸ کافر مارے گئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیت اللہ شریف میں پہنچے تو ۳۶۰ بت پڑے

ہوئے تھے آپ اپنی کمان کی لکڑی سے بت توڑتے جاتے تھے اور یہ آیت مبارکہ تلاوت فرماتے جاتے تھے۔ "جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا"۔ ترجمہ: حق آ گیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل ہی تو مٹنے والا ہے۔ پھر آپ نے شکرانے کے نوافل ادا فرمائے اور قریش مکہ جنہوں نے ظلم وجبر بربریت کی انتہاء کردی تھی آج انہیں عام معافی کا اعلان فرمایا۔

☆......☆......☆

فضیلۃ والشیخ حضرت علامہ الحاج سید یوسف سید ہاشم الرفاعی نوراللہ مرقدہٗ کے حوالہ سے مضمون آئندہ اشاعت میں ہوگا۔

﴿اس ماہ کی چند شخصیات﴾

أم المؤمنين سيده خديجة الكبرىٰ رضى الله عنها: محبوبۂ محبوبِ خدا اُم المومنین سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باوفا اطاعت شعار بیوی، مسلمانوں کی "ماں" ہیں۔ اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جتنا رشک مجھے سیدہ خدیجۃ الکبریٰ پر تھا کسی بیوی پر نہ تھا۔ بقول ابن اسحٰق اسلام کی سچی مشیر تھیں، نکاح کے بعد ۲۴ سال مختارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلمکی خدمت کی۔

۱۰ رمضان المبارک (سن ۱۰ بعثت نبوی) کو مسلمانوں کی غمگسار ماں خدا کے محبوب کی وفادار اطاعت شعار بیوی نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا مکہ مکرمہ کے عظیم الشان قبرستان جنت المعلیٰ میں آپ کا مزار مبارک ہے۔

اميرالمؤمنين سيّدناعلى المرتضىٰ رضى الله عنه: امام المشارق والمغارب، اسداللہ الغالب، خلیفہ رابع حضرت سیدنا مولا علی شیرِ خدا کرم اللہ الوجہہ الکریم کی ذات مجمع صفات تھی۔ عشرۂ مبشرہ میں شامل اور سلسلۂ مواخات میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منہ بولے بھائی ہیں۔ سلاسل روحانیہ کے تاجدار، علم وفضل فصاحت وبلاغت کے شہریار، خاندان بنو ہاشم کے چشم وچراغ جو کعبہ کے متولی ہونے کی بنا پر سارے عرب میں ممتاز شمار کیے جاتے ہیں۔

ولادت: ۱۳ رجب المرجب عام الفیل جمعۃ المبارک مکہ معظمہ بیت اللہ شریف میں ہوئی، سرور کونین نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کا نام علی رکھا۔ آپ کے والد کا نام ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہے۔ آپ نسب کے اعتبار سے حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حقیقی چچازاد بھائی ہیں۔ آپ کی کنیت ابوتراب اور لقبِ مشہور (حیدر کرار) ہے۔ آپ کی تعلیم وتربیت معلم کائنات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آغوش رحمت میں ہوئی۔ جب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو اس کے ایک دن بعد آپ مشرف بہ ایمان ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر گیارہ برس تھی۔ اس طرح بچوں میں سب سے پہلے قبولِ اسلام کا شرف آپ کو حاصل ہو۔ ابوطالب کی تنگدستی کی وجہ سے بچپن ہی سے آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیرِ تربیت آگئے اور تمام جاہلانہ آلائشوں سے پاک رہے۔

فضائل: آپ کے فضائل ومناقب کا تو شمار ہی نہیں، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی

شان میں قرآن مجید کی (۳۰۰ آیات مبارکہ) نازل ہوئیں۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس قدر احادیث مبارکہ سے حضرت علی المرتضیٰ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کسی دوسرے صحابی کی نہیں ہوئی۔ ☆ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مخاطب ہوکر فرمایا تمہاری حیثیت میرے ساتھ ایسی ہے جیسے ہارون کی موسیٰ کے ساتھ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں (علیٰ نبینا علیہم السلام)۔ (ترمذی)۔

شھادت: مولا کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، عبدالرحمٰن ابن ملجم ثانی شیطان بدبخت کے ہاتھوں ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ کو درجہ شہادت سے فائز المرام ہوئے۔ معروف روایات کے مطابق نجف اشرف میں آپ کا مزار ہے۔

سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چوتھی صاحبزادی سیدۃ النساء بانوئے فاتح خیبر شیرِ خدا خاتونِ جنت سیّدہ طیّبہ طاہرہ، زاکیہ، راضیہ، عالمہ فاضلہ، صابرہ، شاکرہ، صائمہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسنین کریمین کی والدہ مکرمہ کے فضائل ومناقب بیان کرنے میں زندگیاں تو ختم ہوسکتی ہیں مگر اوصاف شمار نہیں ہوسکتے۔

☆ اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، فاطمہ ماسوائے منصب نبوت کے اپنے والد ماجد کے بے پایاں کمالات کی مظہر اتم تھیں۔ ☆ حدیث صحیح میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان یوں بیان ہوئی ہے "فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ الحسن والحسین سید شباب اھل الجنۃ" یعنی فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے حسنین کریمین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

☆ صحیح روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے "فاطمۃ بضعۃ منی من اذا ھا فقد اذانی ومن البغضھا فقد ابغضنی" یعنی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ ☆ ارشادِ گرامی ہے "ان اللہ یغضب فاطمۃ ویرضیٰ برضیٰ برضاھا" یعنی بلاشبہ اللہ تعالیٰ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غضب سے غضب فرماتا ہے اور ان کی رضا کے ساتھ راضی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی عفت مآبی کے طفیل ہماری بہنوں، ماؤں کو وہی شرم وحیا عطا کرے تاکہ گود میں پلنے والے بچے امام المصلحین جیسی صلح پسندی اور امام الشہداء رضی اللہ عنہما کی مجاہدانہ روش سے بہرہ ور ہوسکیں۔

وفات شریف: ۳ رمضان شریف کو ۱۱ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال سے چھ ماہ بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس دنیائے فانی سے کوچ فرمایا۔ مشہور اور صحیح قول یہی ہے۔ مدینہ منورہ جنت البقیع شریف میں مزار ہے۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا: محبوبہ محبوب کردگار اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اندر بچپن سے ہی ہوشمندی وروشن دماغی ایسی صفات پائی جاتی تھیں۔ جب مخزن علم وحکمت منبعِ رشد وہدایت کی رفاقت میں حاضر ہوئیں تو رہی سہی کمی بھی پوری ہوگئی۔ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عاص نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ آپ کو دنیا میں سب سے زیادہ کون عزیز ہے۔ فرمایا "عائشہ" اور مردوں میں فرمایا عائشہ کے باپ "صدیق اکبر" (رضی اللہ عنہ)۔

فضائل: آپ کی فیاضیاں اور سخاوتیں ضرب المثل تھیں۔ ایک مرتبہ ابن زبیر نے ایک لاکھ درہم بھیجے آپ نے چند گھنٹوں میں

انہیں راہِ خدا میں خیرات کر دیا۔ پاکدامن بی بی صاحبہ اپنے فضائل ومناقب کی رو سے ماسوائے چند صحابۂ کرام کے تمام صحابیات وصحابہ سے افضل تھیں۔ ☆ امام زہری فرماتے ہیں ''اگر تمام مردوں اور امہات المومنین کا علم جمع کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم ان سے زیادہ ہے۔ ☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم صحابیوں کو اگر کسی مسئلہ میں مشکل درپیش آتی تو ہم اپنی ماں عائشہ کے پاس چلے جاتے آپ فوراً اسے حل فرما دیتیں۔

غرض یہ کہ تفقہ فی الدین، قوت اجتہاد وسلیقۂ تنقید، ضبط واقعات، صرف درایت، صحت فکر واصابت رائے میں آپ کا مرتبہ بلند تھا۔ طبقہ رواۃ میں آپ تیسرے منصب پر فائز تھیں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ۲۲۱۰ احادیث مقدسہ روایت کر کے اپنی برتری کا سکہ بٹھا دیا۔

تاریخ وصال: آپ کا وصال ۱۷ رمضان ۵۸ھ کو ہوا اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

﴿با ادب با نصیب، بے ادب بے نصیب﴾

ایک بار بہلول دانا کسی نخلستان میں تشریف رکھتے تھے۔ ایک تاجر کا وہاں سے گذر ہوا۔ وہ آپ کے پاس آیا سلام کر کے باادب سامنے بیٹھ گیا اور انتہائی ادب سے گذارش کی حضور! تجارت کی کونسی ایسی جنس خریدوں جس میں بہت نفع ہو بہلول نے فرمایا: کالا کپڑا لے لو۔ تاجر نے شکریہ ادا کیا اور الٹے قدموں چلتا واپس چلا گیا۔ جا کر اس نے علاقے میں دستیاب تمام سیاہ کپڑا خرید لیا۔ کچھ دنوں بعد شہر کا بہت بڑا آدمی انتقال کر گیا۔ ماتمی لباس کے لئے سارا شہر سیاہ کپڑے کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا، اب کپڑا سارا اس تاجر کے پاس ذخیرہ تھا تو اب اس نے منہ مانگے داموں فروخت کیا اور اتنا نفع کمایا جتنا ساری زندگی نہ کمایا تھا اور بہت ہی امیر کبیر ہو گیا۔ کچھ عرصے بعد وہ گھوڑے پر سوار کہیں سے گذرا بہلول وہاں تشریف رکھتے تھے۔ وہ وہیں گھوڑے پر بیٹھے بولا: او دیوانے! اب کی بار کیا لوں: بہلول نے فرمایا: تربوز لے لو۔ وہ بھاگا بھاگا گیا اور اپنی ساری دولت لگا کر پورے ملک سے تربوز خرید کر ذخیرہ کر لئے۔ اب وہ انتظار کرنے لگا کہ کب لوگ اس سے تربوز خریدنے کے لیے آتے ہیں لیکن وقت گزرنے لگا اور کوئی بھی تربوز لینے کے لیے نہ آیا۔ چند ہی دن بعد اس کے سب کے سب تربوز خراب ہو گئے اور وہ کوڑی کوڑی کو محتاج ہو گیا۔ اسی خستہ حالی میں گھومتے پھرتے اس کی ملاقات بہلول سے ہو گئی تو اس نے کہا یہ آپ نے میرے ساتھ کیا کِیا؟ تو بہلول دانا نے فرمایا: میں نے نہیں، تیرے لہجے اور الفاظ نے کیا سب۔ جب تو نے ادب سے پوچھا تو مالا مال ہو گیا اور جب گستاخی کی تو کنگال ہو گیا۔ ایسے نصیحت آموز واقعات کے لیے حضور فیضِ ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی تصنیف ''باادب با نصیب، بے ادب بے نصیب'' کا مطالعہ کریں۔